

# کیا بائبل مقدس ہمیں ابدی سکون اور لازمی نجات کے متعلق سکھاتی ہے؟

(متی 13:3) اور اس نے ان سے بہت سی باتیں تمثیلوں میں کہیں۔ کہ دیکھو ایک بونے والا بیج بونے نکلا۔ 13:4 اور بونے وقت کچھ دانے راہ کے کنارے گرے اور پرندوں نے آکر انہیں چگ لیا۔ 13:5 اور کچھ پتھریلی زمین پر گرے۔ جہاں ان کو مٹی نہ ملی اور گہری مٹی نہ ملنے کے سبب سے جلد آگ آئے۔ 13:6 اور جب سورج نکلا تو جل گئے اور جڑ نہ ہونے کے سبب سے سوکھ گئے۔ 13:7 اور کچھ جھاڑیوں میں گرے اور جھاڑیوں نے بڑھ کر ان کو دبایا۔ 13:8 اور کچھ اچھی زمین میں گرے اور پھل لائے۔ کچھ سوگنا کچھ ساٹھ گنا اور کچھ تیس گنا۔ 13:9 جس کے کان ہوں وہ سن لے۔

جب ہم اس بات کا خیال کرتے ہیں کہ آیا بائبل ہمیں ابدی سکون یا لازمی نجات کے متعلق سکھاتی ہے، ہم اس کا جواب اوپر دیئے ہوئے یسوع مسیح کے الفاظ میں پاتے ہیں۔ پس کیوں مختلف نقطہ نظر کے درمیان مسلسل جگہ جاری ہے؟ میں یہ یقین کرتا ہوں۔ کہ وجہ یہ ہے۔ کہ یسوع مسیح نے نجات کی جو وضاحت کی ہے۔ وہ دونوں نمونوں کے ماننے والوں کے خیالات پر تھوڑا بہت پورا اترتی ہے۔

(متی 13:18) پس بونے والے کی تمثیل سنو۔ 13:19 جب کوئی بادشاہی کا کلام سنتا ہے اور سمجھتا نہیں تو جو اس کے دل میں بویا گیا تھا اسے وہ شریر آکر چھین لے جاتا ہے۔ یہ وہ ہے جو راہ کے کنارے بویا گیا تھا۔ 13:20 اور جو پتھریلی زمین میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سنتا ہے اور اسے فی الفور خوشی سے قبول کر لیتا ہے۔ 13:21 لیکن اپنے اندر جڑ نہیں رکھتا بلکہ چند روزہ ہے اور جب کلام کے سبب سے مصیبت یا ظلم برپا ہوتا ہے تو فی الفور ٹھوکر کھاتا ہے۔ 13:22 اور جو جھاڑیوں میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سنتا ہے اور دنیا کی فکر اور دولت کا فریب اس کلام کو دباتا ہے۔ اور وہ بے پھل رہ جاتا ہے۔ 13:23 اور جو اچھی زمین میں بویا گیا یہ وہ ہے۔ جو کلام کو سنتا اور سمجھتا ہے اور پھل بھی لاتا ہے کوئی سوگنا بھلتا ہے کوئی ساٹھ گنا کوئی تیس گنا۔

اس وضاحت سے، ہم دیکھتے ہیں۔ یسوع مسیح کے خیال کے مطابق ایک مسیحی بالکل ایک بودے کی مانند ہے۔ جس پر پھل ہے۔ انجیل (خدا کا کلام) شروع ہوتا ہے کہ ایک شخص کی مثال ایک بیج کی مانند ہے۔ ایک شخص کی زندگی مٹی کی مانند ہے۔ جس میں بیج گرتا یا بویا جاتا ہے۔ سخت زمین اس شخص کی مانند ہے جو سخت دل ہے۔ اور انجیل مقدس یعنی کلام مقدس کو نہیں سنتا یا اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ راہ کے کنارے گرا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ اس کا دل انجیل مقدس کے قبول کرنے کے لیے زرخیز نہیں ہے، پس پرندے یعنی شیطان آتا ہے۔ اور موقع کو وہاں سے چرا لیتا ہے۔ اب، زرخیز زمین جو زندگی مہیا کرتی ہے۔ وہ شخص ہے جو کلام مقدس کو سنتا ہے۔ اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان لے آتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ چیزیں ہیں جو زرخیز زمین کے ساتھ ہیں جو اس نئی ابھرتی ہوئی زندگی کو تباہ کر دیتی ہے۔ جیسا کہ بہت سے پتھر اور کانٹے۔

پس اس شخص کے لیے جو کہ مضبوط بنیاد والا مسیحی ہے۔ سب سے پہلے اسے اپنے دل کو خدا کے کلام کے سننے کے لیے زرخیز بنانے کی ضرورت ہے اس کے بعد انجیل مقدس کو سننے اور حاصل کرنے کے بعد اسے زمین کو پتھروں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے۔ (وہ جو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے میں رکاوٹ ہیں۔) مثال کے طور پر ایک بچہ

کلیسیاء میں جوان ہوتا ہے لیکن جب وہ کالج میں جاتا ہے۔ وہاں پر کچھ لادنی قسم کے پروفیسر ہوتے ہیں جو اس کے ایمان کی آزمائش کرتے ہیں اور اسے تباہ کر دیتے ہیں کیونکہ ایمان کی جڑیں نہیں ہیں۔ ایمان میں رکاوٹوں کی وجہ سے اس کے ایمان کے لیے مضبوط دیوار نہیں ہے اور نہ ہی مضبوط ایمان ہے۔) اور آخر میں ہم وہ شخص رکھتے ہیں جس کا ایمان تھا لیکن جھوٹی امیدیں اور سوے ہوئے ایمان سے اس کی زندگی سے خدا کا کلام دبا دیا جاتا ہے۔ عیاشیاں اور خواہش، دولت کا پیار، اس دنیا کی فکریں، خدا کے ساتھ اس کے تعلقات اور خدا کی طرف بھل دار زندگی کو تباہ کر دیتے ہیں۔ یہاں پر تمثیل کے آخر میں صرف ایک شخص ہے جو سچا مسیحی ہے صرف وہی شخص مسیح میں رستے ہوئے بھل رکھتا ہے صرف وہی شخص جو مسیح میں بھل رکھتا ہے اسی کے پاس ابدی سکون ہے۔ اور حقیقی طور پر صرف وہی سچا مسیحی ہے۔ دوسرے تمام چاہے وہ مسیحی نہیں تھے یا زیادہ دیر نہ رہے۔ اب اس نقطہ پر یہ اصطلاح پر ایک دلیل ہو سکتی ہے۔ کیا یہ وہ شخص تھا جو پہلے ایمان رکھتا تھا اور بعد میں گر گیا؟ کیا وہ حقیقی مسیحی ہے؟ کیا یہ وہ شخص تھا جو اس زندگی کا خیال کرتا تھا اور دولت کا پیار جو اسے خدا سے دور لے گیا؟ کیا حقیقی مسیحی ہے؟ پس نقطہ یہ ہے جب تم اس تمثیل کو صحیح طور پر سمجھ جاتے ہو پھر دوسری کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی "جو ایک دفعہ راستباز بن گیا ہمیشہ کے لیے راستباز بن گیا" یا "مشروط نجات" جیسا کہ مسیح نے اسے واضح کیا کس طرح کلام مقدس ایک شخص کی زندگی میں کام کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ الفاظ کا پیر پھیر بن جاتا ہے۔ اس تمثیل کی تعریف وہ ہے جو آخر میں کی گئی ہے۔ یا مسیحی کی تعریف ان لوگوں نے کی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ وہ مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگر ہم پہلو تعریف کی طرف آئیں تو ہم کہتے ہیں "جو ایک دفعہ راستباز بن گیا ہمیشہ کے لیے راستباز بن گیا"۔ اگر دوسری تعریف کی طرف آئیں تو ہم کہہ سکتے ہیں "لازمی نجات"

ایک بات بہت واضح ہونی چاہیے اگرچہ ایک شخص جو مسیح میں نہیں چلتا مسیحی نہیں ہے۔ پس جو یہ سوچتے ہیں۔ کہ ماضی میں کی گئی ایک دفعہ کی دعا بہت ہے۔ اور اب تم باقی زندگی شیطان میں بسر کرتے ہو۔ تو تم اپنے آپ کو صرف بے وقوف بنا رہے ہو۔ تم مسیحی نہیں ہو اگر تم مسیح کے ساتھ سادہ اور سیدھی زندگی بسر نہیں کرتے۔

"متی 7:16 ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کناروں سے انجیر توڑتے ہیں۔ 7:17 اسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے۔ اور برا درخت برا پھل لاتا ہے۔ 7:18 اچھا درخت برا پھل نہیں لا سکتا نہ برا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔ 7:19 جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ 7:20 پس ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے۔ 7:21 جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ان میں ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ 7:22 اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے۔ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے۔ 7:23 اس وقت میں ان سے صاف کہ دوں گا۔ کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔"

تم یہاں دیکھ سکتے ہو۔ یسوع مسیح اور پردی ہوئی نیچ بونے والے کی تمثیل کے ساتھ اپنے بیان کو جوڑتے ہیں جو خداوند خدا میں بھل نہیں لاتے وہ کاٹ ڈالے جائیں گے۔ اور آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔ یہاں پر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے جو اس نیچ بونے والے کی تمثیل کے مطابق بھل لاتے ہیں۔ حقیقی طور پر صرف وہی راستباز ہو سکتے

ہیں۔ مزید ہم دیکھتے ہیں کہ بُرے پھل کانٹے اور اونٹ کنارے ہیں۔ اب آپ اپنے ذہن میں تصور کریں جس کے اندر یسوع مسیح کی انجیل کا بیج ہے اور پھر اس کے اندر دنیاوی زندگی کا خیال اور دولت کی محبت اس بیج کو لے اڑے اور اُسے پھر بے پھل بنا دے۔ تمہارے پاس اب جو کچھ بھی ہے۔ وہ ایک مردہ پودا ہے۔ جس پر کانٹوں کا گچھا ہے۔ اور سب کچھ چرا لیا گیا ہے۔ کیا اب اوپر بیان کیے گئے کو "ناکارہ درخت" کہا جاسکتا ہے؟ اب حالت یہ ہے۔ کہ تمہارا ایمان پھل پیدا کرتا ہے اور وہ مردہ ایمان نہیں ہے۔ یہاں تک کہ خداوند یسوع مسیح کہتے ہیں "متی 7:22 اس دن بہترے مجھ سے کہیں گے۔ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی" وہ اسے دیر تک خداوند نہیں کہہ سکتے جب تک وہ یہ مان نہ لیں کہ وہ اُن کا خدا ہے مطلب اس کا یہ کہ ایک طرح کی خدا ترسی کافی نہیں ہے۔ پہلے تمہیں خداوند یسوع مسیح کو اپنی زندگی میں لینے کی ضرورت ہے۔ دنیا کی فکروں اور دولت کی محبت وغیرہ کو اجازت نہ دو کہ وہ تمہارے اندر سے خدا کا کلام چھین لیں۔

1۔ تھیمتیس 6 باب 10 آیت کیونکہ زر کی دوستی ہر قسم کی برائی کی جڑ ہے جس کی آرزو میں بعض نے ایمان سے گمراہ ہو کر اپنے دلوں کو طرح طرح کے غموں سے جھینٹی کر لیا۔

لیکن میرا خیال ہے کہ یہ مکمل طور پر واضح ہے کہ جب ایک دفعہ ایک پودا مکمل طور پر بڑا ہو جاتا ہے۔ اور پھل لے آتا ہے تو پھر اس کو دنیا کی فکروں اور دولت کی محبت کی طرف سے چھینے جانے کی طرف لے آنا بہت مشکل ہے پس جب ایک درخت کی جڑیں (گہری، مضبوط ایمان) اور کوئی کانٹے نہیں (پہلے خدا کا درجہ) تو پہلی حالت سے دوسری حالت کی طرف چلے جانا ناممکن ہے اب پتھریلی زمین پودے کی جڑوں کو گمراہ ہونے میں رکاوٹ نہیں ہے اور بیج کا پرندوں کی طرف سے چگ لیے جانے کا کوئی راستہ یا ذریعہ نہیں ہے جو کہ پہلے بہت بڑا ہو چکا ہے اس کے علاوہ جو کچھ باقی ہے اس میں اتنی طاقت ہے کہ دنیاوی فکروں اور دولت کی محبت کے ذریعے تم میں سے کلام کو چھین لیں۔ اس پر بھی توجہ دینی چاہیے کہ یہ بھی بہت مشکل ہے کہ کانٹوں بھری جھاڑیاں کسی پھر پور درخت کو مکمل طور پر دبا دیں پس شعوری طور پر ابدی محافظت اس آخری دور میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

آپ ادھر ادھر بھٹک سکتے ہیں۔ لیکن تعلیمات کیا کہتی ہیں۔ کہ خدا کے فضل اور صرف ایمان سے۔ کیا سب مسیحیوں کا یہ خیال نہیں ہے۔ وہ اس راستے پر زندگی گزاریں اور عمل کے ذریعے سے بچ جانے کا نشان اپنے پر لیں؟ ہمیں اس پودے کو نہیں دیکھنا چاہیے جس کا پھل دنیاوی فکروں اور دولت کی محبت کی وجہ سے چرا لیا گیا ہے؟ بالکل ایسے ہی ایک راستہ باز شخص جس کا فردوس کا اجر چرا لیا گیا ہو۔ آئیں اب ان آیات کو دیکھیں جو کہ اس نقطہ نظر کے بارے میں عام طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

افسیوں 2:8 کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔ اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خد کی بخشش ہے۔ 2:9 اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔ 2:10 کیونکہ ہم اُس کی کاریگری ہیں اور یسوع مسیح میں ان نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لیے تیار کیا تھا۔ یوحنا 3:16 کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکھوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ 3:17 کیونکہ خدا نے بیٹے کو دنیا میں اس لیے نہیں بھیجا کہ دنیا پر سزا

کا حکم کرے بلکہ اس لیے کہ دنیا اس کے وسیلہ سے نجات پائے۔ 3:18 جو اُس پر ایمان لاتا ہے اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم ہو چکا۔ اس لیے کہ وہ خدا کے اگوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ اس کی طرف توجہ دیں کہ میں نے ان دونوں پیراگراف جو کہ عام طور پر حوالہ کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ کے آخر میں ایک ایک زائد آیت شامل کی ہے کیونکہ یہ پیراگراف کو ہلکا سا تبدیل کر دیتی ہیں۔ اور ہمیں مزید بصیرت دیتی ہیں۔ پہلے اس بات کی طرف توجہ دیں کہ درحقیقت ہم فضل اور ایمان سے راستباز ٹھہرے ہیں تاہم پیراگراف کے آخر میں کہتا ہے کہ ہم یسوع مسیح میں اچھے کام کے لیے تخلیق کیے گئے ہیں اب یہاں پر آپ حیران ہوتے ہیں۔ "کس طرح کا ایمان، ہمیں چاہیے؟" اچھا اگر آپ ایمان کے متعلق یونانی اصطلاح دیکھیں۔ وہ اصطلاح "believeth" ہے یوحنا 3:16 میں ہے

لفظ: *pisteuw*

تلفظ: *pist-yoo'-o*

سٹرونگز نمبر۔ [G4100](#)

ماخذ: 4102 سے، ایمان رکھنا (میں، پر، یا کسی کے ساتھ، کسی شخص یا چیز کے ساتھ) دوسرے الفاظ میں بھروسہ دینا، نافذ کرنا، الجھاؤ، امانت رکھنا، (خاص طور پر یسوع مسیح کے ساتھ خیر خواہی) اعتماد کرنا، کسی پر بھروسہ کرنا۔ حوالہ کرنا۔ سچائی۔ استحکام

استعمال: TDNT -6: 174,849 Verb

ہیب سٹرونگز: [H6004](#) [H8085](#)

اصطلاح "faith" "افسوس 2:8 میں ہے۔

لفظ: *pistij*

تلفظ: *pis'-tis*

سٹرونگز نمبر: [G4102](#)

ماخذ: 3982 سے آمادہ، دوسرے الفاظ میں اعتبار، مذہبی سچائی کا احساس جرم، خدا کی راستی، مذہبی استاد، نجات کے لیے یسوع مسیح پر خاص اعتماد، مختصر کرنا، پیشے میں استحکام، وسعت، سچائی کے متعلق بائبل کا نظام، بھروسہ، یقین، اعتماد کرنا، ایمان، کھونا۔ حوالہ کرنا۔ سچائی۔ استحکام

اس بات کی توجہ دیں کہ دونوں تعریفوں میں الفاظ "حوالہ کرنا" "سچائی" اور "استحکام" شامل ہیں۔

1- اصطلاح "حوالہ کرنا" کا مطلب ہے "قول دینا، اپنے آپ کو پابند کرنا۔ اور اعتماد کرنا، حوالگی، سپرد کرنا" دی امریکن پیریٹج ڈکشنری؛

2- اصطلاح "سچائی" کا مطلب ہے۔ "سچائی کی مہربانی واحسان، فرائض، یا پابندی، تعمیل" دی امریکن پیریٹج ڈکشنری

3- اصطلاح "استحکام" کا مطلب ہے۔ "محکمگی، عزم کرنا، جذبہ سچائی" دی امریکن پیریٹج ڈکشنری

اس کا مطلب ہے کہ ہم یسوع مسیح کے ساتھ وفادار ہیں۔ اور اپنی زندگی کو اُس کے سپرد کرنا۔ پس یہ بات شعور پیدا کرتی ہے۔ کہ اگر آپ فضل یا ایمان سے راستباز ٹھہرے تو اچھے اعمال کی وجہ سے نئی پیدائش ہے افسیوں 2:10 میں ایک شخص جو یسوع مسیح میں وفادار ہے تو وہ اچھے پھل دیتا یا اچھے کام کرتا ہے۔ پس یونانی الفاظ "faith" اور "belief" کی جب تعریفیں دیکھتے ہیں تو ان دونوں کی تعریفیں انگلش ڈکشنری کی طرح ایک جیسی نہیں ہیں۔ یہاں پر ایک پہلو پابندی ہے جو بالکل شادی میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس لیے ہم یسوع مسیح کی دلن کھلاتے ہیں۔ ہم اُس وقت یسوع مسیح کے ساتھ شادی کرتے ہیں۔ جب ہم اُس پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور اب اُس کے فرمانبردار بننے کی ضرورت ہے۔ متی 24:13 "مگر جو آخر تک برداشت کرے گا نجات پائے گا۔" ہو سکتا ہے کہ اسی وجہ سے یسوع مسیح نے یہ سخت الفاظ کہیں ہوں۔ لوقا 18:8 میں ایمان کے متعلق بات ہے۔ جیسا کہ بہت سے لوگ ایمان کا مطلب سمجھنے میں غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لوقا 18:8 میں تم سے کہتا ہوں کہ وہ جلد ان کا انصاف کرے گا۔ تو بھی جب ابن آدم آئے گا تو کیا زمین پر انصاف پائے گا؟

اب جہاں تک ایمان کا تعلق ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بہت سے پادری، پاسبان اور اساتذہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ آپ کو یسوع کے حوالے اپنا آپ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے برعکس اُن کا کہنا ہے کہ آپ یسوع مسیح پر ایمان لے آئیں۔ مسیحی بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن آپ اوپر لکھا ہوا دیکھ سکتے ہیں۔ یہ اصل معاملہ نہیں ہے۔ میں نے اسی موضوع کے تحت ایک مضمون [equip.org](http://equip.org) میں پڑھا۔ مک آرتھرنے یہ کہہ کر کہ ایک مسیحی کے لیے صرف مسیح کی خداوندی کو مان لینا ہی کافی ہے بھڑوں کے چھتے کو چھیڑ دیا ہے۔ اور اساتذہ جیسا کہ چارلس رائز جھوٹ پر یقین رکھنے کے لیے لوگوں کی راہنمائی کے لیے کتابیں لکھتا ہے۔ کہ آپ کو گناہوں سے توبہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن توبہ کے برعکس آپ کے یسوع مسیح کے متعلق خیالات، آپ کو سچے یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کی طرف موڑتے ہیں۔ پس تمہارے گناہوں کے لیے عوضی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (چارلس رائز کے مطابق)۔ اب میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ آپ کے خیال کے مطابق کون ٹھیک ہے۔ یسوع مسیح یا چارلس رائز۔ یسوع مسیح اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

متی 7:19 جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا۔ وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ 7:20 پس اُن کے پھلوں سے تم اُن کا پہچان لو گے۔ 7:21 جو مجھ سے آئے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ان میں ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہو گا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ 7:22 اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے۔ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے۔ 7:23 اس وقت میں ان سے صاف کہ دوں گا۔ کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔"

میرا خیال ہے کہ میں یہاں پر یسوع مسیح کی طرف ہوں۔ آدمی سے نہ ڈریں جو کہ صرف جسم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں بلکہ صرف خدا سے ڈریں جو جسم اور روح دونوں کو جہنم میں بھیج سکتا ہے۔

اب دوبارہ سے اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں۔ بائبل مقدس میں سے یہ تلاش کرنا بہت آسان ہے کہ مشروط نجات یا ابدی محافظت کیونکہ ان دونوں میں کوئی بھی مکمل طور پر بالترتیب مسیحی تجربہ کی نمائندہ ہے۔ اب آئیں ان دونوں خیالات کے نمبروں کو دیکھیں کہ کون جیتے گا۔

## ابدی محافظت + 1

یسو داہ 1:24 اب جو تم کو ٹھوکر کھانے سے بچا سکتا ہے۔ اور اپنے پُر جلال حضور میں کمال خوشی کے ساتھ بے عیب کر کے کھڑا کر سکتا ہے۔ 1:25 اُس خدایٰ واحد کا جو ہمارا منجی ہے۔ جلال اور عظمت اور سلطنت اور اختیار ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے جیسا ازل سے ہے۔ اب بھی ہو اور ابد الابد رہے۔ آمین

ان الفاظ پر توجہ دیں۔ (جو تم کو ٹھوکر کھانے سے بچا سکتا ہے)۔ کون ہے جسے وہ ٹھوکر کھانے سے بچا سکتا ہے؟ ایک سچا مسیحی۔ اور وہ لوگ جو ٹھوکر کھاتے ہیں وہ مسیحی نہیں ہو سکتے۔ اس کا مطلب ہے وہ شخص جو نیچ بونے والے کی تمثیل میں آخر پر ہے۔ وہ ہے جو اپنے آپ کو ٹھوکر کھانے سے بچائے رکھتا ہے۔

## مشروط نجات + 1

عبرانیوں 6:4 کیونکہ جن لوگوں کے دل ایک بار روشن ہو گئے اور وہ آسمانی بخشش کا مزہ چکھ چکے اور روح القدس میں شریک ہو گئے۔ 6:5 اور خدا کے عمدہ کلام اور آئندہ جہان کی قوتوں کا ذائقہ لے چکے۔ 6:6 اگر وہ برگشتہ ہو جائیں تو انہیں توبہ کے لیے پھر نیا بنانا ناممکن ہے۔ اس لیے کہ وہ خدا کے بیٹے کو اپنی طرف سے دوبارہ مصلوب کر کے اعلانیہ ذلیل کرتے ہیں۔

اس حوالے کا مطلب کیا ہے؟ کیا یہ وہ شخص ہے جو کبھی ایماندار تھا۔ لیکن پھر گمراہ ہو گیا۔ (نیچ بونے والے کی مثال میں، وہ جو پہلے ایماندار تھے۔ لیکن پھر روحانی طور پر مردہ ہو گئے۔ اور دبا دیئے گئے)۔ اب وہ یہ ایمان نہیں رکھتے کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ جو اُن کے گناہوں کی خاطر صلیب پر چڑھا دیا گیا۔ اس لیے وہ فریسیوں اور رومیوں کی طرح تضحیک کی خاطر یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھانے والے بن گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا کے بیٹے کو اپنی طرف سے دوبارہ مصلوب کر کے اعلانیہ ذلیل کرتے ہیں۔ مطلب کہ صرف یسوع مسیح ہی گناہوں کو عوضی ہے اگر وہ اُسے بطور تضحیک اپنے ذہنوں میں دوبارہ مصلوب کرتے ہیں۔ تو کس طرح وہ توبہ کر کے دوبارہ نئے ہو سکتے ہیں؟ اس لیے یہ نہیں کہا جاتا کہ جو ایک دفعہ گر گیا اس کی دوبارہ واپسی نہیں ہے۔ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ جو شخص ایمان رکھتا ہے۔ اور پھر یسوع مسیح کو رد کرتا ہے۔ تو وہ اپنے ذہن میں تضحیک کر کے اُسے دوبارہ صلیب دیتا ہے۔ اور اگر اُن کا ذہن بار بار یہی کرتا رہتا ہے۔ تو وہ کبھی بھی راست باز نہیں بن سکتے۔

ایک دفعہ پھر نیچ بونے والے کی مثال کی طرف متوجہ ہوں تمہارا دل زمین ہے کیا یہ تمہارے لیے ممکن ہے۔ کہ تم ایک پودا لگاؤ اور وہ مرجائے اور پھر اُسی زمین میں ایک اور پودا لگا دیا جائے کبھی بھی نہیں کیونکہ مردہ پودا ہمیشہ پیدا ہونے والے پودے کی خوراک ہے (یہ ایک پرانا تجربہ ہے) پس اس دل میں نیا پودا نہیں اُگے گا۔ میں نے اس تمثیل کو سامنے رکھتے ہوئے تصور کا ایک نظریہ پیش کیا ہے۔ روح ایک پودے کی نسبت زیادہ دیر رہنے والی ہے۔ اگر تمہارا ایمان ایک دفعہ مر گیا۔ اور تم دوبارہ واپس آئے ہو۔ تو تم دوبارہ نئی مخلوق بن سکتے ہو۔ اور پُر امید ہو سکتے ہو اس وقت تم ایمان میں زیادہ گہرائی میں جا سکتے ہو۔ اور دنیا کی فکر سے بچ سکتے ہو۔

## ابدی حفاظت +1 / مشروط نجات +1

یسوداہ آیت نمبر 1۔ یسوداہ کی طرف سے جو یسوع مسیح کا بندہ اور یعقوب کا بھائی ہے اُن بلائے ہوؤں کے نام جو خدا باپ میں عزیز اور یسوع مسیح کے لیے محفوظ ہیں۔ آیت نمبر 2۔ رحم اور اطمینان اور محبت تم کو زیادہ حاصل ہوتی رہے۔ آیت نمبر 3۔ اے پیارو! جس وقت میں تم کو اُس نجات کی بات لکھنے میں کمال کو شش کر رہا تھا۔ جس میں ہم سب شریک ہیں تو میں نے تمہیں یہ نصیحت لکھنا ضرور جانا کہ تم اُس ایمان کے واسطے جانفشانی کرو جو مقدسوں کو ایک ہی بار سونپا گیا تھا۔

یہ پیرا گراف خطرناک حد تک بھلانے والا ہے۔ وہ اس موضوع پر مسلسل آگے پیچھے ہونے کے بعد آکر نکلتا ہے۔ اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایماندار اپنے آپ کو خداوند یسوع مسیح میں قائم رکھتا ہے۔ لیکن پیرا گراف کے آخر میں یہ کہتا ہے۔ "ایمان کے مقابلہ کے لیے جدوجہد" پس شروع میں کہتا ہے۔ تم ابدی طور پر محفوظ ہو اور پھر آخر میں یہ کہتا ہے۔ "اپنے ایمان کے لیے کوشش کرتے رہو تاکہ تم گمراہ نہ ہو" نقطہ یہ ہے۔ کہ صرف وہ جو خدا کے ہیں ہمیشہ کے لیے محفوظ۔ اور اگر تم گرتے ہو۔ تو تم سچے مسیحی ہو۔ پس یہ بغیر کسی تنازعہ کے دودھاری تلوار ہو۔

## ہمیشہ کی محافظت +1

"مکاشفہ 17:14 وہ برہ سے لڑیں گے اور برہ ان پر غالب آئے گا کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا

بادشاہ ہے اور جو بلائے ہوئے اور برگزیدہ اور وفادار اس کے ساتھ ہیں وہ بھی غالب آئیں گے"

یہاں پر ہم دیکھتے ہیں وہ جو مسیحی ہیں "بلائے گئے، برگزیدہ اور وفادار ہیں۔" پس واضح طور پر بلائے گئے ہمیشہ کے لیے محفوظ ہیں۔ تاہم جیسا کہ ہم بائبل مقدس میں دیکھتے ہیں۔ پس منفی طور پر محض یسوع مسیح پر ایمان رکھنا ہی آخر کار تمہیں وفادار مسیحی نہیں بنا سکتا سیکھا گیا ہے۔ بہت سے کچھ دیر کے لیے ایمان لاتے ہیں۔ پھر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ پس دوبارہ آیات کی جنگ جب کہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کہ آخر تک وفادار رہتے ہیں وہ شروع سے بلائے گئے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ اپنے مسیح میں لامحدود طور پر محفوظ رہتے ہیں۔ اور وہ جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں اور اُن کے اندر کے کلام کو دنیا کی فکریں دبا دیتی ہیں۔ وہ گر جاتے ہیں پس وہ کبھی بھی شروع سے چنے نہیں گئے۔ اور نہ ہی وہ سچے مسیحی ہیں۔ صرف یہی ایک قابل عمل طریقہ ہے۔ کہ تمام آیات کو ایک دوسرے کے ساتھ متفقہ طور پر جوڑ کر دکھا دیا ہے۔

## مشروط نجات

عبرانیوں 10:26 "کیونکہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں تو گناہوں کی کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی۔" 10:27 "ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے جو مخالفوں کو کھالے گی۔"

یہ کلام مقدس کا حصہ مکمل طور پر غیر متعلقہ ہے اگر ہر وہ شخص جو ایمان رکھتا ہے گمراہ نہیں ہوگا۔ پس یہ اس کی واضح تعریف ہے جو ہمیشہ کے لیے محفوظ ہے اور آخر تک برداشت کرتا ہے۔

مسلسل آگے پیچھے ہونے کو جاری رکھتے ہوئے... لامحدودیت تک ایک جیسا۔

دوبارہ بچ بونے والے کی مثال کو دیکھتے ہیں۔ اگر تم ایسیج کا پلان تیار کرتے ہو۔ کہ ایک شخص جو ایک دفعہ گر جاتا ہے۔ وہ یسوع مسیح کو قبول کر لیتا ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ شروع کے موقع پر ایمان اور زیادہ مشروط نجات دکھاتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور آخری موقع پر مکمل طور پر ہمیشہ کی حفاظت پوری طرح بڑھتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اسی وجہ سے میں نے اس مضمون کے شروع میں کہا تھا۔ کہ یہ دونوں ہی کسی حد تک مقبول ہیں۔ کیونکہ اصطلاحی طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ تمام سچے ایمان دار ہمیشہ کے لیے محفوظ ہیں۔ تاہم جو گمراہ ہو جاتے ہیں۔ وہ سچے ایماندار نہیں ہو سکتے یہ متنازعہ بات نہیں ہے۔ اور یہ جو کچھ آپ نے اس بارے میں سوچا ہے۔ ایک شعور پیدا کرتی ہے۔ پس یہاں پر درحقیقت نجات کی حالتیں ہیں اور جو ان حالتوں سے ملتے ہیں ہمیشہ کے لیے محفوظ ہیں۔

ہمیشہ کی حفاظت کی متعلق تعلیم کا جو خیال ہے۔ وہ اکیلا اس کا پھندہ ہے اس لیے یہ بائبل کی کاملیت کے ساتھ سکھایا جانا چاہیے۔ اگر اسے عام طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ تو وہ اشخاص جو ایمان رکھتے ہیں جت میں بھی جا سکتے ہیں جب ممکن ہوگا اور وہ دوزخ میں بھی جا سکتے ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ بچ بونے والے کی تمثیل ایمانداروں کی نجات کے تصور کی تعلیم سکھانے کا ایک بہت ہی بہتر طریقہ ہو سکتا ہے۔

مزید میرا خیال یہ ہے۔ یہ مشروط نجات کی عام تعلیمات کے لیے بڑا ممکن ہے کہ مشکلات کے اسباب بھی ہوں کچھ لوگ اس سوچنے کی حد سے بہت دور چلے جاتے ہیں۔ اور یہ ایمان رکھنے والے لوگوں کی رہنمائی کر سکتی ہے۔ وہ جب بھی چرچ جاتے ہیں انہیں بچائے جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اتفاقیہ اور غیر ارادی گناہ، جان بوجھ کر کیے جانے والے گناہ جیسے نہیں ہوتے۔ ایک اتفاقیہ گناہ یسوع مسیح کے خون سے ڈھکا ہوتا ہے۔ اور وہ آپ سے خدا سے دور نہیں ہٹاتا۔ اور جب تم خدا کے خلاف ارادہ گناہ کرتے ہو۔ تو تمہیں توبہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور دوبارہ سے یسوع مسیح کے ساتھ وعدہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس مجھے یہ دیکھ کر اچھا نہیں لگتا جب وہی مسیحی الطار کے پاس لائینوں میں اتوار کے روز کھڑے ہوتے ہیں یہ سوچتے ہوئے کہ ہمیں خداوند یسوع مسیح کے ساتھ تعلقات دوبارہ استوار کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں یہ مشروط نجات کی تعلیمات کے بعد اثرات ہیں۔

پس میرے خیال میں مسیحی ایماندار کی زندگی کو وضاحت کے لیے منگنی کرنا ایک بہت ہی بہتر کام ہے۔ یا یہ احساس کرنے کی ضرورت ہے کہ صرف وہ جو پھل لاتے ہیں اور کانٹوں سے بچاؤ کیا ہے وہ ابدی محافظت میں ہیں۔ وہ جو بلایا گیا ہے۔ آخر تک وفادار رہے گا۔ اور دوسری طرف وہ جو ایمان رکھتے ہیں وفادار نہیں رہتے۔ وہ نہیں بلائے گئے یہ ایسا لگتا ہے کہ اسے درست مقام پر رکھنا ہے۔ اور غلطی کی طاقت سے بچنا ہے۔ مزید یہ کہ ہر کوئی بچ بونے والے کی تمثیل کو سمجھتا ہے۔ یہاں تک کہ بچے بھی۔ پس یہ کہ مسیحی کو کیسے ہونا چاہیے؟ ایک بہترین وضاحت ہے۔